کرشمہ یا اتفاق

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

آج مجھے اپنی کمپنی کی طرف سے ڈیوڈ ڈرلرس کے جنرل منیجر سے مل کر کچھ سروے اور ڈرلنگ کے پروجیکٹ کے کاغذات مکمل کرنے تھے۔ صبح ۹ بجے کا وقت اُن سے ملنے کا مقرر تھا اور ٹھیک ۹ بجے احمد ہاشم ڈیوڈ ڈرالرس کے جنرل منیجر میرے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کو دیکھ کر میں بہت زور سے چونک گیا۔ میں نے اُٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ احمد ہاشم نے بہت گرمجوشی سے مجھ سے ہاتھ ملایا تھا اور مجھے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹختی نظر آئیں۔ احمد ہاشم نے بتایا وہ لبنان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پچھلے ۱۵ سال سے ڈیوڈ ڈرلرس کے Texas برانچ میں تھے۔ اب یہاں کویت کی برانچ میں جنرل منیجر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ احمد ہاشم نے بہت سارے کاغذات میرے سامنے پھیلا دیے تھے اور میرا دماغ کہیں اور تھا میں ان کاغذات پر اچھی طرح توجہ نہیں دے پا رہا تھا پھر میں نے احمد ہاشم سے معذرت کی کہ وہ ان کاغذات کو چھوڑ جائیں اور میں دوبارہ ان سے کسی اور دن ملوں گا۔

آفس کے بعد میں گھر آ گیا۔ شمع آج ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آیا میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ سب خیریت تو ہے شمع گھبرا گئی۔ تم بشیر ماموں کو جانتی ہو۔ بشیر ماموں میرے سب سے بڑے ماموں تھے اور میری شادی سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ شمع ان سے نہیں ملی تھی لیکن اس نے ان کا بہت ذکر سنا تھا اور البم میں ان کی فوٹو وغیرہ بھی دیکھی تھیں۔ وہ بہت ہر دل عزیز تھے ہر ایک کے کام آنا۔ بہت ملنسار، لکھنو میں PMG آفس میں Section Officer ہو کر ریٹائر ہوئے تھے اور ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

جی ہاں ان کی تصویریں دیکھی ہیں لیکن آج اچانک ان کا خیال کیسے آ گیا۔ تمہیں معلوم ہے ان کا انتقال نماز پڑھنے کے دوران ہوا تھا۔
جی ہاں مجھے سب پتہ ہے آپ مجھے یہ سب پہلے بھی بتا چکے ہیں لیکن آپ یہ سب دوبارا کیوں بتا رہے ہیں بتایئے آخر کیا معاملہ ہے۔ شمع کو اب کچھ تشویش ہو رہی تھی۔

بشیر ماموں آج صبح آفس میں مجھ سے ملنے آئے تھے۔ یہ آپ کس طرح کا مذاق کرنے لگے۔ شمع نے غصہ سے کہا تھا۔ اور پھر وہاں سے جانے لگی۔ بیٹھو شمع پہلے پورا واقعہ تو سنو۔ آج ایک لبنانی جنرل منیجر مجھ سے آفس میں ملنے آیا تھا احمد ہاشم۔ اس کی اتنی زیادہ مشابہت بشیر ماموں سے تھی کہ میں ششدرہ گیا اور جب انہوں نے مجھ سے ہاتھ ملایا تو وہی بشیر ماموں کا انداز۔ وہ بھی ایسا مصافحہ کرتے تھے کی ہتھیلی کڑکڑا جائے۔ اور اونچی آواز میں بولنا جیسے سامنے والا بہرا ہو۔ مشابہت کیا بلکہ بشیر ماموں کا ہمشکل ویسے ہی چھوٹی آنکھیں اور ملی ہوئی بھنویں۔

دوسرے دن میں نے آفس سے احمد ہاشم کو فون کیا کہ وہ آ جائیں تو پروجیکٹ کی ساری تکنیکی چیزوں کا جائزہ لے لیا جائے۔ میں نے احمد ہاشم سے کافی خوش اخلاقی برتی جس کو انہوں نے بھی محسوس کیا۔ اور جب میں نے ان کو اپنے گھر ڈنر کے لیے مدعو کیا تو وہ کچھ حیرت زدہ بھی لگے

لیکن دعوت کو انہوں نے قبول کر لیا تھا۔

کھانے میں شمع بھی شریک تھی۔ احمد ہاشم مجھ سے مخاطب تھے میں پرسنل باتیں نہیں پوچھتا لیکن آپ کو بتاؤں آپ تقریباً میرے ایک بھانجے کے ہمشکل ہیں۔ میں نے سوچا یہ کیا ماجرا ہے ہمشکل ماموں بھانجے لیکن پتہ نہیں میں نے احمد ہاشم سے کیوں نہیں کہا کہ وہ میرے ایک ماموں کے ہمشکل ہیں۔ لیکن اب میں ان کے بھانجے کے بارے میں جاننے کے لیے بے چین ہو گیا۔ احمد ہاشم نے بتایا کی ان کا بھانجا برٹیس پٹرولیم لندن برانچ میں پڑولیم انجینئر ہے اور مجھ سے عمر میں بڑا ہوگا۔ یہ دوسری مشابہت تھی میری طرح وہ بھی پڑولیم انجینئر نکلا۔ احمد ہاشم کہنے لگے۔ اتنی مشابہت دو الگ الگ ملکوں کے دو آدمیوں میں ملنا حیرت انگیز ہے۔

دعوت کے بعد احمد ہاشم چلے گئے تھے اور مجھے حیرت کے سمندر میں غوطے کھاتے ہوئے چھوڑ گئے تھے۔ اس کی کیا وجہ ہے کیا دنیا میں ہر انسان کے ہمشکل ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے تو کبھی کوئی ایسا واقعہ سننے میں نہیں آیا۔

اس پروجیکٹ کے دوران اکثر و بیشتر احمد ہاشم سے ملاقات ہوتی رہی۔ آج انہوں نے مجھے اور شمع کو کھانے پر بلایا۔ وہاں انہوں نے اپنے بھانجے کی کچھ تصویریں بھی دکھائیں۔ جسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کی یہ میری تصویریں نہیں ہیں۔ شمع بھی ان تصویروں کو دیکھ کر حیرت زدہ تھی۔

احمد ہاشم نے اپنے بھانجے کا پتہ ایک کاغذ پر لکھ کر مجھے پکڑا دیا تھا کہ کبھی لندن جاؤں تو اس سے مل لوں۔

اس واقعہ کو کئی سال ہو گئے۔ اور پروجیکٹ بھی مکمل ہو گیا جو ہم لوگ احمد ہاشم کے ساتھ کر رہے تھے۔ احمد ہاشم نے بتایا کہ وہ اگلے مہینے رٹائر ہو رہے ہیں اس کے بعد وہ اپنے وطن لبنان چلے جائیں گے۔

احمد ہاشم کو لبنان گئے ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ ہو گیا تھا۔ ان کی جگہ ایک دوسرا منیجر آ گیا تھا وہ لبنانی تھا لیکن Candian nationl۔ آج اسے مجھ سے ملنے آنا تھا کسی دوسرے پروجیکٹ کے سلسلہ میں تب ہی فون کی گھنٹی بجی۔ فون پر وہی منیجر تھا۔ کیا آپ آجکی meeting ملتوی کر سکتے ہیں۔ ہمارے پرانے منیجر مسٹر احمد ہاشم کا انتقال ہو گیا ہے کل وہ فجر کی نماز پڑھنے گئے تھے اور سجدے کے بعد پھر نہیں اٹھ سکے۔ میرا دماغ جیسے ماؤف ہو گیا۔ وہی بشیر ماموں والی موت۔ نماز کے دوران۔

میں نے گھر آ کر شمع کو اس بات کی اطلاع دی۔ کرشمہ یا اتفاق ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ شمع ایک بات تو طے ہے بشیر ماموں اور احمد ہاشم کی شکل زندگی موت میں کسی طرح کی Similarity تھی۔ اگر ہم ان کے بھانجے کی زندگی کو Follow کرتے ہیں تو مجھے بھی اپنے بارے میں پتہ چلتا رہے گا زندگی موت وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے تم ان کے بھانجے کا پتہ احتیاط سے رکھنا۔ ہم لوگ اس کے Touch میں رہیں گے شمع نے احمد ہاشم کے بھانجے کا پتہ پرس سے نکالا تھا اور اب وہ اس کے پرزے پرزے کر رہی تھی۔

......☆......